سوال

(325)چچا، دادی اور نانی کا حصہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے رشتہ داروں میں سے ایک شخص فوت ہوا ہے اس کا چچا، دادی اور نانی زندہ ہیں، اس کا ترکہ کیسے تقسیم ہوگا، کتاب وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں اس طرح کا ایک واقعہ بڑی تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت قبیصہ بن ذویب فرماتے ہیں: ایک دادی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر اپنی وراثت کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: ''تمہارے لیے اللہ کی کتاب میں کوئی حصہ مقرر نہیں ہے اور نہ ہی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے تمہارے لیے کسی چیز کا علم ہے تم جاؤ میں لوگوں سے اس سلسلہ میں مشورہ کروں گا۔'' پھر آپ نے لوگوں سے پوچھا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی کو چھٹا حصہ دیا تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے ساتھ کوئی اور بھی اس وقت تھا؟ حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اس امر کی گواہی دی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے نافذ کردیا پھر ایک دوسری جدہ (نانی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اس نے اپنی وراثت کا سوال کیا تو انھوں نے فرمایا کہ تمہارے لیے اللہ کی کتاب میں کوئی حصہ مقرر نہیں ہے لیکن یہی چھٹا حصہ ہے، اگر تم جمع ہو جاؤ یعنی دادی کے ساتھ نانی بھی ہو تو یہی چھٹا حصہ تمہارے درمیان تقسیم کیا جائے گا اور اگر تم میں سے کوئی اکیلی رہ جائے تو یہ حصہ اس کا ہے۔[1] چھٹا حصہ دینے کے بعد جو باقی بچے وہ میت کے چچا کے لیے ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ شریعت کے مقررہ حصے ان کے حقداروں کو دو، پھر جو باقی بچ جائے وہ میت کے سب سے قریبی مرد رشتہ دار کو دے دیا جائے۔ [2] چونکہ میت کے چچا کے علاوہ دوسرا کوئی رشتہ دار صورت مسؤلہ میں مذکور نہیں ہے لہذا دادی اور نانی کا چھٹا حصہ نکال کر باقی پانچ حصے چچا کو ملیں گے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]مسند امام احمد ص ۳۲۶، ج ۵۔

[2] صحیح بخاری، الفرائض: ۶۷۴۶۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث](#)

جلد4۔ صفحہ نمبر:295

محدث فتویٰ